نماز کے رکوع اور سجدے سے سجدہ تلاوت ادا ہونے کی صورت

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-12906 تاریخ:13-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے نماز میں سورۃ العلق پڑھی جس کی آخری آیت میں آیتِ سجدہ ہے۔ زید سجدہ تلاوت کرنے کے بجائے فوراً رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد سجدہ کرکے آگے باقاعدہ نماز جاری رکھی، پھر نماز کے آخر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید کی وہ نماز درست ادا ہوئی ہے؟ یا پھر اسے دوبارہ سے وہ نماز ادا کرنا ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی ہو، تو فوراً (یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھنے سے پہلے پہلے) سجدہ تلاوت کرنا واجباتِ نماز میں سے ہے۔ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق نمازی اگر آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع وسجود کرلے، تو یہاں دو صورتیں بنتی ہیں:

پہلی صورت تو یہ ہے کہ نماز کے رکوع سے ہی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے، بشرطیکہ نمازی آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع کرے اور اُسی رکوع میں سجدہ تلاوت کی ادائیگی کی بھی نیت کرلے، اس صورت میں راجح قول کے مطابق نماز کے رکوع سے ہی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ نمازی آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع کرکے نماز کا سجدہ

ادا کرلے، تو اس صورت میں بالاجماع بغیر سجدہ تلاوت کی نیت کے نماز کے سجدے سے ہی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

پوچھی گئی صورت میں زید نے سورۃ العلق میں موجود آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع کرکے نماز کو آگے جاری رکھا، تو اس صورت میں بالفرض زید نے رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت نہیں کی تھی، تب بھی نماز کے سجدے سے ہی زید کا سجدہ تلاوت ادا ہو گیا، لہٰذا زید کی وہ نماز درست ادا ہوئی۔ البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ نماز میں سجدہ سہو اس وقت واجب ہوتا ہے، جب نمازی بھولے سے کسی واجب کو ترک کردے، جبکہ صورتِ مسئولہ میں زید نے کوئی واجب ترک نہیں کیا کہ اُس پر سجدہ سہو واجب ہوتا۔

آیتِ سجدہ کے فوراً بعد رکوع اور سجدہ کرلینے سے اُسی رکوع اور سجدے سے سجدہ تلاوت ادا ہونے سے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(و) تؤدی (برکوع صلاۃ) إذا کان الرکوع (علی الفور من قراءۃ آیۃ) أو آیتین، وکذا الثلاث علی الظاهر کما في البحر۔ (إن نواہ) أي کون الرکوع (لسجود) التلاوۃ علی الراجح (و) تؤدی (بسجودها کذلك) أي علی الفور (وإن لم ینو) بالاجماع “ترجمہ: راجح قول کے مطابق نماز کے رکوع سے بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے، بشرطیکہ نمازی نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت کی ہو اور آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع کیا ہو یعنی کہ ایک یا دو آیتیں پڑھنے کے بعد رکوع کیا ہو، اسی طرح ظاہر الروایہ کے مطابق تین آیات تک پڑھی ہوں جب بھی یہ فی الفور سجدہ کرنے میں شمار ہوگا، جیسا کہ بحر میں مذکور ہے۔ یونہی بالاجماع آیتِ سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد نماز کا سجدہ کرنے سے بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے، اگرچہ نمازی نے اس سجدے میں سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی ہو۔

(قوله بالإجماع) کے تحت ردالمحتار میں ہے:" كذا قال في البدائع " ترجمہ: "اسی طرح صاحبِ بدائع نے ذکر کیا ہے۔"

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص707-706، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوٰی عالمگیری، مجمع الانہر، نہر الفائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے، والنظم للاول:

"أجمعوا على أن سجدة التلاوة تتأدى بسجدة الصلاة وإن لم ينو للتلاوة، كذا في الخلاصة" یعنی فقہائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ سجدہ تلاوت نماز کے سجدے سے ادا ہو جاتا ہے، اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی ہو، ایسا ہی خلاصۃ الفتاوی میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص134، مطبوعہ بیروت)

آیتِ سجدہ کے فوراً بعد رکوع اور سجدہ نہ کیا، تو اب رکوع اور سجدے سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہونے سے متعلق فتح القدیر میں ہے:"قد صرحوا بأنه إذا لم يسجد ولم يركع حتى طالت القراءة ثم ركع ونوى السجدة لم يجز، وكذا إذا نواها في السجدة الصلبية؛ لأنها صارت دينا عليه، والدين يقضى بما له لا بما عليه" یعنی فقہائے کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ نمازی نے آیتِ سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ اور رکوع نہ کیا، طویل قراءت کی پھر اس نے رکوع کیا اور سجدہ تلاوت کی نیت کرلی، تو اس کا سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا، یونہی اگر نماز کے سجدے میں سجدہ تلاوت کی نیت کی، تو سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا، کیونکہ سجدہ تلاوت اس پر دین ہو چکا ہے اور دین اس چیز سے ادا کیا جاتا ہے، جو دین کی ادائیگی کے لیے مقرر ہو، نہ اس چیز سے جو پہلے سے ذمہ پر لازم ہو۔ **(فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، ج02، ص19-18، دارالفکر، بیروت)**

بہارِ شریعت میں ہے:"سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا۔۔۔ تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے، کم میں تاخیر نہیں۔۔۔ **اگر آیت پڑھنے کے**

بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا، تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو، ادا ہو جائے گا۔ نماز کا سجدۂ تلاوت، سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہو گا کہ فوراً کرے۔ فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوعِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوعِ نماز ہے، تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے۔"

(ملتقطاً بہارِ شریعت، ج 01، ص 733-734، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/13 جولائی 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے